

687

ایجندٹا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 13- مارچ 2007

1- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2- سوالات (محکمہ جات محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

مسودہ قانون

(جو پیش کیا جا چکا ہے)

مسودہ قانون (ترمیم) بار اپنی یونیورسٹی راولپنڈی مصدرہ 2004

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 6- مارچ 2007 کے ایجندے سے زیر التواء قرارداد)

(موجودہ قراردادیں)

13- مارچ 2007

صوبائی اسمبلی پنجاب

691

---

689

## صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا اٹھا نیسوال اجلas

منگل، 13- مارچ 2007

(یوم الشلاہ، 23۔ صفر المظفر 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلas اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 نج کر 30 منٹ

پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطین الرجیم ۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ

اَمْتُوا الْكُفَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ اَذْوَأُمُوْسٰى فَبَرَآءُ اللّٰهُ مِمَّا فَعَلُوا  
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهَا ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اَمْتُوا اَنْقُوْلَهُ  
وَقُوْلُوْنَ قُوْلَلَ سَدِيْدًا ۝ يُصْلِهِمْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَعْلَمُنَّكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقُدْرَتُهُ كَوْرَأْعِظَمَهُ ۝  
إِنَّا عَرَضْنَا الْاِمْانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَعْبَلْ فَابْنَ  
اَنْ يَعْمَلُنَّهَا وَلَمْ يَفْقَدْنَهَا وَحَمَّلُهَا اِلْا اَنْسَانٌ لِّتَهُ كَانَ ظَلُومًا  
بَهْمُولًا ۝

### سورہ الأحزاب آیات 69 تا 72

مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنوں نے موئی (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے (69) مومنو! خدا سے ڈا کرو اور بات سیدھی کما کرو (70) وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا (71) ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو

انہوں نے اس کے اٹھانے سے الکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھایا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا (72)

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا لِبَلَاغٍ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھ جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانا شناہ اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا شناہ اللہ خان صاحب!

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج پاکستان بار کو نسل، پنجاب بار کو نسل اور ڈسٹرکٹ بار ایسو سی ایشز اور پورے صوبہ پنجاب میں اور پورے ملک میں یوم سیاہ منار ہی ہیں۔ یہ وہ باذیز ہیں جو اس ملک کی وکلاء برادری کی منتخب نمائندہ ہیں۔ وکلاء برادری by profession اس ملک میں rule of law کی پاسدار ہیں وہ آئین کی حکمرانی اور law کے لئے ہر وقت committed ہتی ہیں تو آج اس سانحہ پر کیونکہ اس ملک میں ایک فرد واحد سیاست بھی کرتا ہے، عدالت بھی لگاتا ہے، خارجہ پالیسی اور داخلہ پالیسی کو بھی وہی چلاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب ایہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔۔۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر کامل تو ہونے دیں اس کے بعد پھر آپ بتائیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کو کامل کیا ہونے دوں یہ تو پوائنٹ آف آرڈر نہایتی نہیں ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! آپ پوائنٹ آف آرڈر کامل تو ہونے دیں۔

جناب سپیکر: یہ رولز کے مطابق ہی نہیں ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! آپ میری بات کامل ہونے سے پہلے فیصلہ کر رہے ہیں۔ آپ جز ل مشرف جیسا روایہ تو نہ اپنائیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

رانا شناہ اللہ خان: میری بات تو کامل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: آپ قواعد و ضوابط کے مطابق بات کریں۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب والا! قواعد و ضوابط تو یہ کہتے ہیں کہ میری بات آپ کامل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے اس ایوان کے اندر آپ کو ایک گھنٹہ تقریر کا موقع بھی دیا ہے لیکن اگر آپ قواعد و ضوابط سے ہٹ کر بات کریں گے تو اس کے لئے میں موقع نہیں دوں گا۔ Sorry  
جناب ارشد محمود گو صاحب! (قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! میں نے کل بھی بڑی درد مندی کے ساتھ آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اس اسمبلی کے جو پچھلے چار سال گزرے ہیں ان میں بہت سے ایسے موقع آئے کہ آپ نے رولز سے ہٹ کر یہاں پر تقریریں کروائیں۔ ہمیں بھی موقع دیا، گورنمنٹ کے لوگوں کو بھی موقع دیا اور بڑی دانشمندی کے ساتھ آپ نے بڑے critical دور میں بھی اس ہاؤس کو اچھے طریقے سے چلا یا۔

جناب سپیکر! کل کیا ہونا تھا۔ ہم نے بات کرنی تھی اور گورنمنٹ نے اس کا جواب دینا تھا۔ اگر آپ نے ہمیں موقع نہیں دیا اور بعد میں راجہ بشارت صاحب کو موقع دیا اور انہوں نے اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی۔ اگر یہ معاملہ کل اسی طرح settle ہو جاتا۔

جناب سپیکر! مجھے تو کل ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے گورنمنٹ کے ہمارے بھائیوں کو یہ پلانگ کے ساتھ سکھایا گیا تھا اور خواتین کو یہ بتایا گیا تھا کہ آپ نے جزل پرویز مشرف کی تصویر کے پفلٹ لے کر آنے ہیں اور یہ دکھانے ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اس ملک کے چار ستون ہیں۔ عدیہ چوتھاستون ہے اور وہ central pillar ہے۔ ایک فرد کے اس رویے سے۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب ارشد محمود گو: اس pillar کو گرا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس issue کو، راجہ بشارت کی کل کی statement کے مطابق نوے فیصلہ وکلاء کل عدالتوں میں پیش ہوئے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں وکیلوں نے اتنا بڑا احتجاج کبھی نہیں کیا۔ کل پورے پاکستان کی عدالتوں میں ایک وکیل بھی پیش نہیں ہوا تو میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گو صاحب! تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ بگو صاحب! آپ کا یہ کہنا کسی حد تک ٹھیک ہے کہ اس ایوان کے اندر کئی دفعہ ایسا موقع آیا کہ میں نے قواعد و ضوابط سے ہٹ کے آپ دوستوں کو بات کرنے کا موقع دیا لیکن میں وثوق اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب سے میں اس Chair پر بیٹھا ہوں اس ایوان کے اندر میں نے کسی ہائی کورٹ کے نجح، کسی چیف جسٹس یا صدر پاکستان پر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع نہیں دیا۔ آج بھی آپ جو بات کر رہے تھے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا لیکن میں نے آپ کو سننا آپ اگر چیف جسٹس کو زیر بحث لائیں گے یا صدر پاکستان کو زیر بحث لائیں گے، جس کی اسمبلی کے قواعد و ضوابط اجازت نہیں دیتے، اس کی میں ہرگز اجازت نہیں دوں گا کیونکہ اس Chair پر بیٹھے مجھے پتا ہے کہ کون سا ایسا برسن ہے جس کی میں اجازت دوں تو ہاؤس smoothly چلے گا اور کون سی ایسی بات یا ایسا issue ہے کہ اگر اس کی میں اجازت دوں گا تو ہاؤس میں بد امنی کی فضیلہ ہو گی اور میرا فرض ہنتا ہے کہ میں ہاؤس کو smoothly چلاوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! [\*\*\*\*]

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ Article. 19. of the Constitution of Pakistan کی طرف لواؤں گا۔ اس میں Freedom of Speech: Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression and there shall be freedom of the press, subject to any reasonable restrictions imposed by law....

جناب سپیکر! یہ اسمبلی This is a legislative body یہ ہے کہ قانون بناتی ہے اور interpretation of law, that is the job of the Judiciary. اب آپ دیکھیں۔ This is also a supreme body. جو لوگ قانون بنارہے ہیں کیا ان کا کوئی حق نہیں ہے کہ اگر قانون میں کوئی illegal violation یا کام ہو رہا ہے تو آپ

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

Custodian of the House ہیں، آپ نے ہمارا تحفظ کرنا ہے۔ کیا یہ ہو رہی irregularity ہے۔ آپ چیف جسٹس کو چھوڑ دیں؟ کیا وہ پاکستان کا is he not a citizen of Pakistan? شری نہیں ہے؟

جناب سپیکر: یہ 19 میں کماں لکھا ہوا ہے کہ آپ جسٹس یا چیف جسٹس کو زیر بحث لاسکتے ہیں۔ Every citizen, I am a citizen. I have a freedom of speech. رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر میں اس باؤس میں بات نہیں کر سکتا۔ آپ کہتے ہیں، آپ کے ایک پی اے کو آج anti terrorist court میں لے گئے ہیں، سردار لطیف کھو سہ کا سر پھاڑ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: قواعد و ضوابط کہتے ہیں کہ آپ کسی چیف جسٹس یا کسی نج کو اس ایوان میں زیر بحث نہیں لاسکتے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے تو چیف جسٹس کی بات ہی نہیں کی ہے۔ جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ سے تو کم از کم یہ توقع نہیں ہونی چاہئے کیونکہ آپ تو ماشاء اللہ بڑے اچھے پڑھے لکھے پار لیمنٹریں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آئین اور رو لز کے مطابق بات کر رہا ہوں۔ میری بات تو سن لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظییر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے محترم اپوزیشن کے رکن آفتاب صاحب نے آزادی رائے کے بارے میں جو آرڈر 19 پڑھا ہے اور آخری فقرہ ہلکا سا پڑھ کر چپ کر گئے کہ Subject to any reasonable restrictions of the law. آپ نے جو گانی ہیں جو یہاں رو لز بنے ہوئے ہیں وہ reasonable restrictions ہیں وہ انہیں violate کرنا چاہتے ہیں اور انہیں violate کرنے دیتے، میں آپ کا مشکور ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کل وکلاء کا جو جلوس نکلا ہے وہاں سینئر و کیل اور سینئر لطیف کھوسے صاحب کا سر پھاڑ دیا گیا۔ ہمارے ایک ایمپلی اے کو اسمبلی آنے سے روکنے کے لئے ان کے خلاف اے ٹی اے کے تحت پرچہ درج کر دیا گیا۔ کیا ہم اس کو discuss نہیں کر سکتے ہیں۔ اس میں سپریم کورٹ یا سپریم جوڈیشل کو نسل کا کیا ذکر ہے۔ میں نے تو آپ کو بتایا تھا کہ آپ یہ دیکھیں کہ وکلاء بہت اہم ستون ہیں جو court officers of the court ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی یہ بات سنی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس پر کیا ایکشن ہوا ہے۔ آج یوم سیاہ ہے اور پولیس کے اس رویے پر احتجاج ہے اور اگر یہی حال رہے گا اور آپ دیکھیں کہ [\*\*\*\*\*]

جناب سپیکر: پھر آپ وہی بات کر رہے ہیں۔ یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ میں اس پر قطعی بحث کی اجازت نہیں دیتا۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: لاءِ منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! میرے معزز دوست کل بھی بلاوجہ جذباتی ہو گئے تھے اور آج بھی جذباتی ہو کر بات کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل بھی آپ کی رولنگ قواعد و ضوابط کے مطابق تھی اور آج بھی جو آپ نے ابھی ارشاد فرمایا وہ بھی قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔ میرے بھائی نے آرٹیکل 19 کی بات کی ہے اور ایک citizen کے rights کی بات کی ہے۔ آپ اس معزز ایوان میں ایک citizen کے طور پر نہیں بلکہ آپ کو اگر بات کرنی ہے تو ہاؤس کے قواعد و ضوابط کے مطابق کرنی ہے۔ آپ نے آئین کے کسی آرٹیکل کی رو سے بات نہیں کرنی۔ میں نے کل بھی یہ کہا تھا آج پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ ہاؤس قواعد و ضوابط کے مطابق چلتا ہے اور اگر جناب سپیکر کوئی فیصلہ صادر فرماتے ہیں تو قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ رانا صاحب نے فرمایا کہ پورے ملک کی بار ایسو سی ایشز اس وقت احتجاج کر رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ احتجاج کرنا ان کا حق ہے وہ کریں لیکن آپ کے مد نظر ساتھ

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہی ایک بات ضرور رہنی چاہئے کہ یہ صرف موجودہ حکومت ہی ہے جس نے تمام بار ایسو سی ایشن، سپریم کورٹ بار ایسو سی ایشن سے لے کر تحصیل بار ایسو سی ایشن تک ہر بار ایسو سی ایشن کو across the board, irrespective of the political affiliation انہیں مضبوط ادارہ بنایا۔ میں آج پھر یہ بات دھرا ناچا ہوں گا کہ جسٹس عبد القیوم صاحب کی پاکستان مسلم لیگ (ن) گروپ کے ساتھ commitment ہے اس بات سے آپ کو بھی انکار نہیں ہے اور مجھے بھی انکار نہیں ہے۔ وہ خود پر ائم منستر صاحب کے پاس گئے اور 10 کروڑ روپے کی گرانٹ لے کر آئے۔ چیف منستر چودھری پرویز الہی کے پاس گئے اور میرے سامنے 5 کروڑ روپے کی گرانٹ لے کر آئے۔

ایک معزز ممبر حزب اختلاف: وہ لوٹے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جسٹس قیوم صاحب لوٹے ہیں؟ آپ درست فرمائے ہیں۔ اپوزیشن کہہ رہی ہے کہ وہ لوٹے ہیں۔ میں آپ کی بات کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں اور میں حقائق کی بات کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے ہماری وکلاء برادری کی بہتری اور ان کی فلاں و بہود کے لئے فری علاج کی سوتیں مہیا کیں، اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ وکلاء برادری کے حوالے سے کوئی confusion پیدا کرنا چاہتے ہیں تو وہ قطعی طور پر غلط ہے۔ آپ میری پوری بات سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

بگو صاحب! میری بات سے تو آپ اتفاق کر رہے ہیں۔ میں تو وہ باتیں کر رہا ہوں جس سے ارشد بگو صاحب اور اپوزیشن کے ارکین اتفاق کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)  
شیخ اعجاز احمد: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! انتشریف رکھیں پلیز آپ تشریف رکھیں۔ میں نے لاہور میٹر کو floor دیا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ اشرف سوہنا صاحب کی بات کی گئی ہے۔ میں تو وہ بات بھی کر رہا ہوں جو آپ نے اپنے پونٹ آف آرڈر پر اٹھائی ہے میں ان کا جواب دے رہا ہوں۔ اشرف سوہنا صاحب کو قطعی طور پر کسی بھی پولیسیکل جلوس کے حوالے سے گرفتار نہیں کیا گیا۔ وہاں پر کوئی دہشت گردی نہیں۔ محروم کا چالیسویں کا جلوس جارہا تھا اس کے

آگے انہوں نے ٹائر جلانے اور انہوں نے کہا کہ میں آج پورے اوکاڑہ شر کو کربلا بناؤں گا تو کیا وہ اس ملک میں فرقہ وارانہ فسادات شروع کروانا چاہتے ہیں؟ یہ کہاں کی سیاست ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ذمہ دار آدمی سے اس قسم کی حرکت کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی یہ کہا تھا کہ سپریم جوڈیشل کونسل نے جو کرنا ہے، انہوں نے کرنا ہے۔ آج سپریم جوڈیشل کی طرف سے تمام اخبارات میں یہ آیا ہے کہ ہمارے معاملے پر بحث نہ کی جائے۔ ہمیں اپنا فیصلہ کرنے دیا جائے اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی کو چلا یا جائے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے اپنا point اٹھایا ہے اور بات ہو گئی میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب آپ اس ایوان کی کارروائی کو آگے چلانیں؟

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میری آپ سے صرف یہ گزارش ہے کہ اجلاس شروع تھا اور اشرف سوہنا صاحب کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کیا آپ کو اس کی اطلاع دی گئی ہے؟  
جناب سپیکر: جی، مجھے اطلاع دی گئی ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! وہ گرفتار ہو چکے تھے اور کل آپ نے قاسم ضیاء صاحب کو کہا ہے کہ مجھے کوئی اطلاع نہیں ہے۔ آپ کو قاسم ضیاء صاحب نے فون کیا تو آپ نے کہا کہ مجھے کوئی اطلاع نہیں ہے کہ آپ کا کوئی ایمپی اے گرفتار ہوا ہے۔ اس وقت وہ گرفتار ہو چکے تھے اب میری عرض یہ ہے کہ اجلاس کے دوران آپ سے پوچھے بغیر، آپ کو اطلاع دیئے بغیر جو گرفتاری کی گئی ہے۔ اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟ مجھے اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے قاسم ضیاء صاحب کے حوالے سے بات کی ہے۔ مجھے قاسم ضیاء صاحب کا ٹیلیفون آیا تو انہوں نے بغیر کوئی نام لئے کہا کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ کسی معزز رکن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کسی معزز رکن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں ابھی ابھی اسمبلی میں آیا ہوں، میں سیکرٹری اسمبلی سے بات کر کے کہ کوئی ایسی اطلاع یا لیٹر اخیں آیا ہے یا نہیں تو پھر آپ کو بتا سکتا ہوں۔ میری بس اتنی بات ہوئی تھی۔

آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا گر فقاری سے پہلے متعلقہ انتظامیہ کا مجھے بتانا ضروری تھا تو رولز کے مطابق مجھے بتانا ضروری نہیں ہے کہ اگر کسی معزز رکن کی وہ گرفتاری کرتے ہیں۔ گرفتار کرنے کے بعد اطلاع دینا ضروری ہے۔ گرفتاری سے قبل بتانا ضروری نہیں ہے یعنی مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! جب آپ نے کہا کہ مجھے ابھی تک اطلاع نہیں ہے تو اس وقت گرفتاری ہو چکی تھی اور آپ نے قاسم ضیاء صاحب سے کہا کہ میں ابھی اسمبلی آیا ہوں جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا ہے اور میں ابھی چیک کر کے آپ کو بتاتا ہوں کہ اپوزیشن کا کوئی رکن گرفتار ہوا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے کل سارا دون انھیں بتایا کہ آپ کا رکن گرفتار ہوا ہے یا نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اطلاع نہیں دی گئی۔ آپ اس چیز کا اعتراف کر لیں کہ آپ کو اطلاع نہیں دی گئی اور [\*\*\*\*\*]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کا روائی سے حذف کرتا ہوں۔

راجہ صاحب میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں نے جب کہا تھا کہ ابھی تک میرے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اس کے بعد اطلاع آئی تھی اور جوڑی پی او او کاڑہ نے لکھا تھا وہ میں کل ایوان میں پڑھنا بھی چاہتا تھا لیکن آپ چونکہ باستیکٹ کر گئے تھے اس لئے میں آج وہ لیٹر ہاؤس میں پڑھوں گا کہ ان کو کس کیس میں چالان کیا گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ابھی راجہ صاحب نے فرمایا ہے تو میں اس وقت تک اسمبلی کا ممبر نہیں بن سکتا جب تک میں citizen of Pakistan میں ایک بھی اے بنتا ہوں۔ میری basic qualification ہی یہ ہے کہ میں citizen of Pakistan ہوں۔ بطور پاکستانی شری میں ایک بھی اے بنتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ یہاں بات نہیں ہو سکتی۔ کیا آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں

کہ ---

جناب سپیکر: یہ جو رولز ہیں، یہ Constitution کے تابع ہیں کہ نہیں؟ اور رولز میں clear cut لکھا ہوا ہے کہ صدر زیر بحث آ سکتا ہے، گورنر زیر بحث آ سکتا ہے اور نہ جمیں زیر بحث آ سکتے ہیں۔ جی، رانا افتاب احمد خان!

رانا شناہ اللہ خان: جناب پیکر! راجہ صاحب نے جو فرمایا ہے کہ جو ڈسٹرکٹ بار ایوسی ایشز اور وکلاء برادری کے احتجاج پر بات کر رہے ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا اور آپ بھی یہ فرمารہے ہیں کہ ہم Constitution کے تابع ہیں۔ پورا ملک Constitution کے تابع ہے صرف ایک فرد واحد ہی ہے جس کے اوپر کوئی Constitution لا گو نہیں ہوتا۔

جناب پیکر: رانا صاحب، آپ نے پھر وہی باتیں شروع کر دی ہیں۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب پیکر! اگر اس ملک میں انصاف نہیں ہو گا تو کیا یہ ملک باقی رہ سکتا ہے۔ آپ مجھے اس بات کا جواب دیں کہ دنیا میں کوئی سوسائٹی، کوئی معاشرہ اور کوئی ملک انصاف کے بغیر قائم رہ سکتا ہے۔

جناب پیکر: انصاف ہو گا۔ ابھی تو کورٹ میں کیس ہے۔ انشاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب پیکر! میر ابراء سید حاس سوال ہے۔ آپ یہ فرمائیں کہ انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ، کوئی ملک باقی رہ سکتا ہے یا نہیں رہ سکتا۔ کسی بھی ملک میں جو انصاف ہے وہ عدالتی سے منسوب ہے اور عدالتی چیف جسٹس کی وجہ سے پہنچانی اور represent ہوتی ہے۔ پاکستان میں عدالتی چیف جسٹس آف پاکستان represent ہوتی ہے۔ اب چیف جسٹس آف پاکستان کو چیف آف آرمی ٹیاف arrest نے کر لیا ہے۔

جناب پیکر: رانا صاحب! قانون اور آئین سے کوئی بھی بالاتر نہیں ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: یہ درست ہے تو پھر یہ جو Constitution کہہ رہا ہے۔ آپ ساری باتیں چھوڑ دیں کہ چیف آف آرمی ٹیاف کو سیاست میں حصہ لینے کا اختیار ہے یا نہیں؟ چیف آف آرمی ٹیاف صدر ہو سکتا ہے، وزیر اعظم ہو سکتا ہے، وزیر خارجہ ہو سکتا ہے۔ وہ سب کچھ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا لیکن کس آرٹیکل کے تحت چیف آف آرمی ٹیاف اور President so called President matter discuss کیا ہے۔ اس کے متعلق آپ صرف دو منٹ بات سن لیں۔

جناب پیکر: اس ایوان میں یہ matter discuss نہیں ہو سکتا۔

رانا شناہ اللہ خان: کیوں نہیں ہو سکتا۔ کیا اس ایوان کا انصاف سے کوئی تعلق نہیں ہے؟

جناب پیکر: انصاف سے تعلق ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: اگر ملک میں انصاف نہیں ہو گا تو۔۔۔

جناب سپیکر: یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ میں اس ایوان میں صدر پاکستان پر بات نہ کرنے دوں۔ آپ میری بات سنیں۔ کل بھی بڑا ہم بزنس تھا اور زراعت پر بحث تھی۔ میں نے اس کو pending کر دیا ہے اس کو dispose of کیا کہ چلیں آج آپ بائیکٹ کر گئے ہیں تو کل آجائیں گے۔ آج بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ یہ سارا آپ کا بزنس ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بزنس نہیں ہے تو آپ خود ہی اپنے بزنس پر بات نہیں کرنا چاہ رہے۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کا جو بزنس ایگر یکلچر ہے وہ اس ملک میں ہے یا ملک ایگر یکلچر میں ہے۔ ملک سپریم ہے یا ایگر یکلچر سپریم ہے۔ آپ یہ فرمادیں۔ اب جب ملک کا بیرونی اغراق ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی بیرونی اغراق نہیں ہو رہا۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! ہو رہا ہے۔ جب اس ملک میں آئین کا احترام نہیں ہو گا، جب اس ملک میں انصاف نہیں ہو گا، جب اس ملک میں ایک ہی فرد کبھی میراث تن پر دوڑتا ہے، کبھی وہ بست پر بھنگڑے ڈالتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ رول آف پروسیجر آپ کے بنائے ہوئے ہیں۔ آپ ان میں amendments کروادیں تو اس کے مطابق کارروائی چالائیں گے۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں موجود ہے کہ ایک matter of public matter جو rules relax کر کے بات کرو سکتے ہیں۔ اس پر ہمارا پر بات ہو سکتی ہے اور آپ importance ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، چودھری ظییر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قائم مقام چیف جسٹس نے اپنی observation دیتے ہوئے کہا ہے جو کہ اخباروں میں بھی آچکا ہے کہ پرنٹ میڈیا یا میڈیا اور سوسائٹی کے دوسرے طبقات اس معاملے پر اپنی رائے دینے سے پر ہیز کریں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قائم مقام چیف جسٹس کے کہنے کے مطابق، ان کے آداب کے مطابق آپ بالکل صحیح کر رہے ہیں اور بالکل صحیح فرمائے ہیں۔ یہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان کی observation

آچکی ہے کہ سوسائٹی کے کسی طبقے کو بھی اس کے اوپر اپنی کوئی رائے نہیں دینی چاہئے جو کہ ان کی judgement کو متاثر کر سکے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ اتنے احسن طریقے سے ہاؤس کو چلا رہے ہیں لیکن مجھے اپنے اپوزیشن کے لوگوں پر افسوس ہے جو کہ اداروں کو چلنے نہیں دے رہے۔ جن کو اداروں کی توقیر نہیں ہے جو پہلے دن سے حلف لینے کے بعد سے اس پنجاب اسمبلی کو توڑنے کی بات کر رہے تھے۔ یہ کس قسم کے لوگ ہیں جو چار سال کے اندر پانچ پانچ لاکھ روپیہ public exchequer سے لے چکے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک شخص لوگوں کی جیب سے لکھے ہوئے سرمائے، لوگوں کے دیئے ہوئے ہیں سے پانچ پانچ لاکھ روپیہ تجوہ اے چکا ہے اور آج یہ صورتحال ہے کہ بزنس نہیں چلنے دے رہے۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ ہاؤس کو in order کریں اور ان کو سمجھائیں، ان کو عقل اور شعور دیں تاکہ معاملات چل سکیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں تمام معزز اکین سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ پلیز! اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کی طرف سے چیف جسٹس کو آزاد کرو  
اور گومشرف گو کے نعرے)

جناب سپیکر: میری معزز اکین سے گزارش ہے کہ پلیز! اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

رانا مشود احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں آپ ٹائم دیں، آپ ہمیں ٹائم کیوں نہیں دیتے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں اور بات کرنے کا کوئی سلیقہ سیکھیں۔ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

**ڈی پی او (اوکاڑہ) کی جانب سے جناب محمد اشرف خان سونہا ایمپی اے  
کی گرفتاری کی اطلاع**

(--- جاری)

جناب سپیکر: ڈی پی او اوکاڑہ کی طرف سے جو لیٹر آیا ہے جو محمد اشرف خان ایمپی اے سے متعلق ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

DPO Okara, vide his letter No.3962, dated 12-3-2007, has communicated intimation about the arrest of Mr

Muhammad Ashraf Khan Sohna, MPA (PP-190), as required under rule 77 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. The intimation is read as under:-

"It is submitted that on 12-03-2007 Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna MPA caused hindrances to the public functionaries on the day of the procession of 'Chehlum' in Okara city and burnt tyres alongwith the route of 'Chehlum' procession, which could have led to serious sectarian unrest. He coerced and overawed the Government which created a serious risk to the safety of public and frightened the general public to prevent them from coming out and carrying on their lawful trade, about which a case FIR No.128 dated 12-03-2007 under section 7-ATA PS A-Division Okara has been registerd and MPA Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna has been arrested in this case.

It is mentionable that the MPA Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna is in habit of extending threats to the public servants and causing hindrances in their official performance, about which following cases have also been registered against Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, MPA:-

1. Case FIR No.63 dated 13-2-2007 under section 506/186/427/337A1/337F1/148/ 149 P.P.C & 16 M.P.O PS A-Division Okara.
2. Case FIR No.64 dated 13-02-2007 under section 506 PPC PS A-Division Okara.

3. Case FIR No.125 dated 11-03-2007 under section 188/148/149 PPC 16 MPO PS A-Division Okara.

میں نے کل بھی حتی المقدور کو شش کی کہ اس ہاؤس کو smoothly چلا جائے اور جتنا بھی اپوزیشن کا بزنس تھا اس کو ان کے با姻کات کرنے کے باوجود میں نے dispose of نہیں کیا بلکہ pending کیا۔ آج بھی اپوزیشن کا سارا بزنس ہے، یہ کارروائی حکومتی پارٹی بھی اور میں خود بھی چلانا چاہتا تھا لیکن یہ گھر سے ہی تسبیہ کر کے آئے ہوئے ہیں اور ان کو اپنے بزنس سے، اس ہاؤس کی کارروائی سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کے پیسے کا اور وقت کا بھی ضیاع کر رہے ہیں۔ لہذا میں یہ اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

### اجلاس کے اختتام کا اعلان میہ

No.PAP-Legis-1(111)/2007/902.14<sup>th</sup> March, 2007. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool, Governor of the Punjab hereby prorogue the 28<sup>th</sup> Session of the Provincial Assembly of the Punjab with immediate effect.

Dated Lahore, the  
14<sup>th</sup> March 2007

**LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL  
GOVERNOR OF THE PUNJAB”**